بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم چہار شنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش رسید ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو گھٹنے میں درد اور ورم کی تکلیف ہے صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال چونکہ قائم مقام ناظر اعلیٰ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ۔ اس لئے ان کی جگہ خانصاحب منشی برکت علی صاحب ناظر بیت المال کے فرائض سرانجام

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ضلع منٹگمری و گوجرانوالہ کے تبلیغی دورہ سے واپس آگئے ہیں ۔

مسماۃ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ میاں امام الدین صاحب متوطن مدن چک ضلع گوجرانوالہ حال محلہ دارالبرکات بعمر ۷۰ سال وفات پا گئیں ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں ۔ احباب بلندی مدارج کے لئے دعا کریں ۔

جلد ۳۰ | ۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش | ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۶۱ ھ | ۶ ماہ مئی ۱۹۴۲ ء | نمبر ۱۰۲

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۶۱ ھ

بعض مسلمان اور ہندو اخبارات کی تنگدلی

چین میں احمدیت کا ذکر حذف کر کے مضمون شائع ہوا

پچھلے دنوں جب ایک سرکاری مطبوعہ Weekly Commentry No. 63. میں مسلمانان چین کے کچھ حالات شائع ہوئے ۔ اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" نے اصل مضمون اور بعض مسلمان اردو اخبارات نے اس کا ترجمہ شائع کیا سول نے تو مکمل مضمون درج کیا ۔ لیکن مسلمان اخبارات نے نہایت تنگدلی کا اظہار کرتے ہوئے اور اخباری دیانتداری کو پاؤں تلے روندتے ہوئے اس مضمون کا وہ حصہ حذف کر دیا جس میں چینی احمدیوں کا ذکر تھا اس طرح ان اخبارات نے جہاں اپنے ناظرین کو چین کے متعلق مکمل واقفیت بہم پہنچانے میں دیدہ دانستہ کوتاہی کی ۔ اور اپنا فرض ادا کرنے میں بددیانتی سے کام لیا ۔ وہاں یہ بھی ظاہر کر دیا ۔ کہ احمدیت کے ساتھ انصاف کرنے کے لئے وہ کسی صورت میں بھی تیار نہیں ۔

اب جبکہ اسی مضمون کا اردو ترجمہ ایک دوسرے سرکاری مطبوعہ "مرکزی اطلاعات" جلد ۴ نمبر ۴ ۔ یکم مئی ۱۹۴۲ء میں شائع ہوا ۔ تو ایک غیر مسلم اخبار "ویر بھارت" نے اسی تنگدلی کا ثبوت دیا ۔ جس کا بعض مسلمان اخبارات دے چکے ہیں ۔ یعنی اپنے ۳ مئی کے پرچہ میں وہ مضمون اس شان سے نقل کرتے ہوئے کہ گویا اس نے خاص ذرائع سے مرتب کیا ہے ۔ اور یہ بتاتے ہوئے کہ "پُراز معلومات مضمون" پیش کیا جا رہا ہے ۔ اس حصہ کو بالکل حذف کر دیا ہے ۔ جس میں احمدیت کا ذکر ہے ۔ مسلمان اخبارات کے متعلق کہا جا سکتا ہے ۔ کہ وہ تعصب کی وجہ سے احمدیت کا ذکر برداشت نہ کر سکے ۔ اور خلافِ دیانت فعل کے مرتکب ہوئے لیکن ایک ہندو اخبار کو اس سے کیا ۔ کہ مسلمان احمدی کہلائیں ۔ یا نہ کہلائیں ۔ اس کے نزدیک تمام مسلمان کہلانے والے یکساں ہیں ۔ پھر اس اخبار کو یہ بھی دعویٰ ہے کہ وہ اخباری فرائض ادا کرنے میں سب سے پیش پیش ہے ۔ لیکن ایک سرکاری اعلان کا وہ حصہ حذف کر کے جس میں احمدیوں کا ذکر ہے ۔ اس نے حد درجہ کی فرض ناشناسی کا ثبوت دیا ہے اور کہا جا سکتا ہے ۔ کہ بعض تنگدل اور متعصب مسلمان اور ہندو اخبارات احمدیت کے مقابلہ میں ایک سی ذہنیت رکھتے ہیں ۔ مگر ایسی باتوں سے کیا ہو سکتا ہے ۔ احمدیت نے اس وقت تک جو ترقی کی ہے محض خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید سے کی ہے ۔ اور آئندہ بھی اسی طرح کرے گی ۔

ذیل میں مذکورہ بالا دونوں سرکاری مطبوعات انگریزی و اردو کے اصل اقتباسات درج کئے جاتے ہیں ۔ تاکہ ایک تو ان کی مزید اشاعت ہو ۔ اور دوسرے یہ اندازہ لگایا جا سکے ۔ کہ جن اخبارات نے اس حصہ مضمون کو حذف کر دیا ۔ انہوں نے فرض شناسی اور دیانتداری کے متعلق کس قدر کوتاہی کی ہے ۔ انگریزی اقتباس حسب ذیل ہے

Nearly all the Muslims are Sunnis, while Sufi thought is the monopoly of one small sect known as the Jeheriya. Some of the younger Muslims evince an ardent intrest in the Ahmadiyas and carry out missionary work with a fair degree of success.

The younger members of the community today are pious Muslims and devoted followers of Chiang Kai-Shek. They have formed a League inside the Kuomintang, known as the National Salvation Association of the Chinese Mohammadans. They have established a normal School in Peking in which they are fashioning the young and practical leaders of tomorrow

Weekly Commentary covering events during the week March 10th to March 16th 1942.

اردو اقتباس حسب ذیل ہے :-

پرنسپل انفارمیشن آفیسر گورنمنٹ آف انڈیا ۔ کی طرف سے مہینہ میں دو بار شائع ہونے والے مصور رسالہ "مرکزی اطلاعات" نے اپنے یکم مئی ۱۹۴۲ء کے پرچہ میں ایک مضمون بعنوان "چین کے مسلمان" شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے ، "تقریباً تمام مسلمان سُنی ہیں اور صوفی اعتقاد کا محض ایک چھوٹا سا فرقہ ہے ۔ جو "جحریہ" کے نام سے مشہور ہے ۔ بعض نوجوان مسلمان احمدیہ فرقہ سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور تبلیغی کام سرانجام دیتے ہیں ۔ کافی کامیابی حاصل کر رہے ہیں اس فرقہ کے موجودہ نوجوان پرہیزگار مسلمان ہیں اور چیانگ کائی شیک کے مخلص پیرو ہیں ۔ انہوں نے کیومنٹانگ کے اندر ایک لیگ قائم کی ہے جو "نیشنل سالویشن ایسوسی ایشن آف چائینیز محمڈنز" کے نام سے مشہور ہے ۔ انہوں نے پیکنگ میں ایک نارمل اسکول قائم کیا ہے جس میں وہ آئندہ کے

صراطِ مستقیم

لطیف تر نسیم ہے نفیس تر شمیم ہے
کھلا در بہشت ناز کلی کلی کلیم ہے
ازل کا پھر چھڑا ہے ساز ترنم قدیم ہے
ملک ملک ندیم ہے زمیں زمیں کریم ہے
چلے چلو چلے چلو
صراطِ مستقیم ہے

یہ کونسا جہان ہے نیا ہی آسمان ہے
نئی ہی سرزمین ہے خیال ہے گمان ہے
گمان کیا یقین ہے نواحِ قادیان ہے
کہ رقص میں نسیم ہے کہ وجد میں شمیم ہے
چلے چلو چلے چلو
صراطِ مستقیم ہے

لبوں پہ حرف پاک پاک جگر تمام چاک چاک
گری ہے برق آسماں بھڑک اٹھی ہے خاک خاک
عیاں ہیں کس کے یہ نشاں ہے کس کی آہ دردناک
مسیح یا کلیم ہے اک آدم عظیم ہے
چلے چلو چلے چلو
صراطِ مستقیم ہے

وہ آفتاب زندگی کرن بھی جس کی ہے نئی
ہے شان سے چمک رہا نہار نصف پر ابھی
کبھی نہیں جو ڈوبتا اسی کی ہے یہ روشنی
کہ قادیاں حریم ہے کہ قادیاں نعیم ہے
چلے چلو چلے چلو
صراطِ مستقیم ہے

ہو چین یا سیام ہو الاسکا کہ ماسکو
سماٹرا کریمیا ہو قاہرہ کہ ٹوکیو
بٹیو یا کہ لیبیا خدا کے فضل سے بڑھو
ہر اک وطن حریم ہے ہر اک وطن نعیم ہے
چلے چلو چلے چلو
صراطِ مستقیم ہے

ہمارا نام احمدی ہمارا کام احمدی
فساد اکبر آج ہے ہمارا پیام احمدی
جہاد اکبر آج ہے اٹھو تمام احمدی
یہ کام گو عظیم ہے تو عزم بھی صمیم ہے
چلے چلو چلے چلو
صراطِ مستقیم ہے

یہ قافلہ ہے دین کا محبت اور یقین کا
الست مست اور بدست عطا ہے نستعین کا
تمام نیست اور ہست ہے رب العالمین کا
غفور ہے کریم ہے رؤف ہے رحیم ہے
چلے چلو چلے چلو
صراطِ مستقیم ہے

کرشن ہے کہ رام ہے ہر ایک پر سلام ہے
ہے بدھ ہے ہو یا شعیب کہ وقت کا امام ہے
نہیں ہے اسیں کوئی ریب ہر ایک کا یہ پیام ہے
خلیل یا کلیم ہے کہ امیّ یتیم ہے
چلے چلو چلے چلو
صراطِ مستقیم ہے

ادھر بلند کوہسار ادھر ہے غار عمیق و تار
تو کیا خطر ہے کیا خطر قدم ہے اپنا استوار
ہمیں نہیں کسی کا ڈر ہے کارساز کردگار
خبیر ہے علیم ہے قدیر ہے حکیم ہے
چلے چلو چلے چلو
صراطِ مستقیم ہے

خاکسار۔ روشن دین تنویر سیالکوٹ

تاریخ وفات حضرت میر قاسم علی صاحب رضی اللہ عنہ

پہلوانِ احمدی قاسم علی کردہ جنت را اقامت گاہِ خود
در بیانِ نیک سرانجام او گفت مظہر "وارث فردوس شد"

۱۳۶۱
مظہر

خریدارانِ مصباح کی خدمت میں ضروری گزارش

مصباح کے بعض خریداروں کے ذمہ سالہا سال کی قیمت بقایا ہے۔ ان میں سے بعض کے نام وی۔ پی بھیجے گئے ہیں۔ جو مہربانی کرکے وصول کر لئے جائیں۔ ورنہ اسے جاری رکھنا مشکل ہوگا۔ مینیجر

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسباب پر گرنے والی قوموں کی تقلید نہ کرو

"غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں۔ اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے۔ انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔ اور جیسے گِدھ اور کتے مردار کھاتے ہیں انہوں نے مردار پر دانت مارے وہ خدا سے بہت دور جا پڑے۔ انسانوں کی پرستش کی۔ اور خنزیر کھایا۔ اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا۔ اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے۔ اور آسمانی روح ان میں سے ایسی نکل گئی۔ جیسا کہ گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے۔ ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے۔ جس نے ان کے تمام اندرونی اعضا کاٹ دیئے ہیں۔ پس تم اس جذام سے ڈرو۔ میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا۔ بلکہ اس سے منع کرتا ہوں۔ کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ۔ اور اس خدا کو فراموش کر دو۔ جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے۔ اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے۔ کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو۔ اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو۔ مگر اس کے اذن سے۔ ایک مردہ اس پر ہنسی کرے گا مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا۔" (کشتی نوح)

زمیندار جماعتیں اور ۳۱ مئی

احباب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے چندہ تحریک جدید سال ہشتم ۳۱ مئی ۱۹۴۲ء تک مرکز میں داخل کرنے کے فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ۳۱ مئی کے بعد تحریک جدید کے مرکزی تبلیغی فنڈ کی قسط ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کے لئے جہاں شہری جماعتوں کے احباب کوشاں ہیں۔ وہاں زمیندار احباب بھی اسی دوڑ دھوپ میں مصروف ہیں۔ چنانچہ چودھری فقیر محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ونجواں نے اپنا چندہ داخل کرتے ہوئے کہا ضلع گورداسپور بالعموم فصل گندم بیساکھ کے آخر یعنی ۱۴ مئی تک نکل آئے گی۔ میں اس کوشش میں ہوں کہ اپنی جماعت کے ہر ایک دوست کا چندہ ۳۱ مئی تک حضور کے پیش کر دوں۔ تا زمیندار احباب کی یہ ادائیگی انہیں السابقون میں شامل کر دے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اضلاع گورداسپور۔ سیالکوٹ، امرتسر، لاہور، گوجرانوالہ۔ گجرات، جالندھر، ہوشیارپور، لدھیانہ فیروزپور اور ریاست ہائے پٹیالہ و نابھہ میں فصل گندم آخر بیساکھ یا ۱۴ مئی تک نکل آئیگی اس لئے ان جماعتوں کے زمیندار احباب کو ابھی سے ایسا انتظام کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ ۳۱ مئی تک اپنا اپنا چندہ مرکز میں داخل کر لیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تین ٹائپسٹوں کی فوری ضرورت

نظارت ہذا میں قرآن کریم کے انگریزی مسودات ٹائپ کرانے کے لئے تین ہوشیار اور قابل ٹائپسٹوں کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جائیں۔ ناظر تالیف و تصنیف قادیان

دارالانوار کے قرعہ کا روپیہ

دارالانوار کے بعض حصہ دار جو حصہ پورا ادا کر چکے ہیں۔ روپیہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ حصہ داران کو یہ قاعدہ یاد رکھنا چاہیئے۔ "حصہ دار کو روپیہ اس وقت دیا جائے گا۔ جب وہ مکان بنانے کیلئے تیار ہو۔ اور حصہ کے روپیہ کے کسی حصہ کی ادائیگی سے پہلے کمیٹی کا فرض ہوگا۔ کہ وہ اسبات کا اطمینان کرلے کہ یہ رقم واقعی تعمیر مکان پر خرچ ہوگی۔" پس دارالانوار کے قرعہ کا روپیہ کسی حصہ دار کو اسوقت مل سکیگا جبکہ وہ اپنا مکان دارالانوار میں بنانے کیلئے تیار ہو۔ سکرٹری دارالانوار

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات حافظ نبی بخش صاحب مرحوم

مرسلہ صیغہ تالیف و تصنیف ۔ قادیان

یہ روایات حافظ صاحب کے چھوٹے صاحبزادہ شیخ حبیب الرحمٰن صاحب نے مرحوم کی زندگی میں آپ سے سُن کر مرتب کر لی تھیں جو دفتر ھذا میں محفوظ تھیں۔ اب اخبار میں انہیں شائع کیا جاتا ہے۔ یہ روایات زیادہ تر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ کیونکہ بعد میں حافظ صاحب کو حضورؑ کے پاس رہنے کا زیادہ موقعہ نہ مل سکا

۱ ۔ طالب علمی کے زمانہ میں جبکہ میری عمر ۱۴۔۱۵ سال کی تھی۔ میں نے سُنا کہ قادیان میں ایک بزرگ ہیں ۱۸۷۸ء یا ۱۸۷۹ء سے میں قادیان آنے جانے لگا میں ایک یا دو رات رہا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت محبت سے پیش آتے۔ اور فرماتے ۔ جلدی جلدی آیا کرو۔ گول کمرہ یا مسجد میں ٹھہرایا کرتے تھے کھانا اندر سے لا کر دیتے۔ بعض دفعہ سرسوں کا ساگ روٹی کے اوپر ہی رکھ کر لے آتے میں بیت الفکر کے سامنے ایک تخت پوش پر بیٹھ کر کھانا کھایا کرتا۔

۲ ۔ بیت الفکر میں ایک سماوار میں ہر وقت قہوہ تیار رہتا تھا۔ پاس ہی مصری بھی رکھی ہوتی۔ حضور فرمایا کرتے تھے۔ کہ جتنا قہوہ چاہو پیو۔

۳ ۔ بیت الفکر میں ایک تخت ہوتا تھا اس کی پائنتی کی طرف حضور کے سونے کی چارپائی ہوتی تھی۔ حضورؑ جب دریافت فرماتے کہ میاں نبی بخش کہاں سوؤ گے۔ تو میں عرض کرتا ۔ کہ حضور تخت پوش پر سو جاؤں گا اس سے میرا مطلب یہ ہوتا۔ کہ میں دیکھوں رات کو حضور کس وقت جاگتے اور کیا کرتے ہیں۔ (حافظ حامد علی صاحب مرحوم بھی وہاں ہوتے تھے) مجھے جس وقت جاگ آتی۔ میں دیکھتا ۔ کہ حضور اسی تخت پوش کے ایک طرف نماز پڑھ رہے ہوتے لیکن مجھے نہ جگاتے۔ اور نہ ہی یہ فرماتے ۔ کہ ایک طرف ہو جاؤ۔ کبھی کبھی ہم لوگ مسجد مبارک کے فرش پر لیٹ رہتے تھے۔

۴ ۔ کبھی حافظ نور محمد صاحب ہمراہ ہوتے ۔ اور شام و عشاء کے درمیان ہمارا دل ریوڑیاں کھانے کو چاہتا۔ تو میں حافظ صاحب کے متعلق کہہ دیتا ۔ کہ حضور ان کا دل ریوڑیاں کھانے کو چاہتا ہے۔ اس پر حضور حافظ حامد علی صاحب سے فرماتے ۔ کہ میاں حامد علی جاؤ بازار سے کرارے دار ریوڑیاں لاؤ۔ پھر دو مٹھی بھر ہمیں دیتے۔ اور خود بھی کھاتے ۔ میں جب کبھی قہقہہ مار کر ہنستا ۔ تو حضورؑ براہ راست تو کچھ نہ فرماتے ۔ البتہ کوئی مثالی کہانی سُنا کر یہ سمجھا دیتے ۔ کہ بہت ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

۵ ۔ میرے پاس ایک گائے تھی کبھی میں یہ کہہ کر گھر جانے کی اجازت طلب کرتا ۔ کہ حضور گائے کو چارہ ڈالنے کا انتظام کرنا ہے۔ تو اس پر حضور حافظ نور محمد صاحب کو مخاطب کر کے فرماتے ان کی گائے تو بنی اسرائیل والی گائے ہے اور حضور اجازت بھی دیدیتے لیکن ساتھ ہی جلد واپس آنے کی بڑی تاکید فرماتے۔

۶ ۔ سیر کے وقت جب حضور دریافت فرماتے کہ کس طرف جانا چاہئے۔ تو میں کہتا ۔ رجادہ یا ننگلے کی طرف ۔ میرا مقصد یہ ہوتا ۔ کہ وہاں پہونچکر حضور سے اپنے گھر جانے کی اجازت لے لونگا اس پر جھٹ حضور میرا منشا سمجھ جاتے اور فرما بھی دیتے ۔ کہ آپ کا منشا گھر جانے کا ہوگا ۔

۷ ۔ حضور نے کسی کو میری حاضری میں کبھی "تو" کر کے نہ پکارا ۔

۸ ۔ جہاں اب دفتر محاسب ہے ۔ وہاں حضور حضرت مولوی صاحب اور دیگر دوستوں کے انتظار میں ٹھہر جاتے ۔ وہاں ایک دفعہ بٹالہ کا ذکر آیا تو فرمایا ۔ بٹالہ کی مٹی بہت پلید ہے۔ محمد حسین کا ذکر ہوا ۔ کہ وہ بہت مخالفت کرتا ہے ۔ تو فرمایا ۔ کہ وہ جلد ہی جاتا جائیگا چنانچہ وہ بہت جلد سفیدہ یا طاعون سے مر گیا۔

۹ ۔ جب کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑ کے درخت کے پاس ٹھہرتے تو ایک فاتر العقل شخص میراں بخش مغل دو چار گھنٹے وہاں آ جاتا ۔ اور حضور کو مخاطب کر کے کہتا ۔ " مرزیا گنے چوپنے نی۔ تیرا پیو تے بہت چوپ دا ہوندا سی " (مرزا جی گنے چوسنے ہیں۔ آپ کے والد صاحب تو بہت چوسا کرتے تھے) اس پر حضور کچھ نقدی اُسے دیدیتے ۔ اور وہ چلا جاتا۔

۱۰ ۔ ایک دفعہ باغ میں سیر کے لئے گئے۔ وہاں کوئی پھلدار درخت تھا ۔ لوگ اُسے اینٹیں مارنے لگے۔ ایک شخص نے حضور کا سونٹا لے کر اوپر مارا ۔ مگر وہ درخت پر ہی رہ گیا۔ سونٹا حضور کے والد صاحب کا تھا۔ پھر سونٹے کو اینٹیں وغیرہ ماریں۔ لیکن وہ نہ گرا ۔ میں نے عرض کیا ۔ کہ حضور سونٹا میں اُتارتا ہوں حضور نے فرمایا۔ کیسے؟ میں اوپر چڑھ گیا ۔ اور سونٹا اتار لایا۔ سونٹا لے کر حضور بہت خوش ہوئے۔ اور بار بار مسکراتے اور فرماتے کہ میاں نبی بخش آپ نے تو کمال کر دیا۔ آپ نے تو میرے والد صاحب کا سونٹا نیا لا کر دیا ہے۔ واپسی پر جو شخص ملا ۔ اس سے فرمایا کہ یہ سونٹا مجھے میاں نبی بخش نے نیا دیا ہے غرضکہ بہت تعریف فرماتے رہے۔ مسجد میں واپس آکر بھی اس معمولی سے واقعہ کا کئی بار ذکر فرمایا۔

۱۱ ۔ بیعت لیتے وقت ایک شخص کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے۔ اگر باقی لوگ تھوڑی تعداد میں ہوتے ۔ تو وہ اس شخص کے کندھوں پر ہاتھ رکھ لیتے ۔ اور اگر بیعت کنندگان کی تعداد زیادہ ہوتی ۔ تو پگڑیاں پکڑ لیتے۔ بیعت کے کلمات دُہراتے وقت نہایت رقت اور آہ و زاری ہوتی۔

۱۲ ۔ جب کبھی مہمان زیادہ ہوتے ۔ تو گول کمرہ کے فرش پر کھانا کھاتے۔ حضور بھی مہمانوں کے ساتھ کھاتے ۔ میں نے کئی دفعہ حضورؑ کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھایا۔ حضور بوٹیاں اُٹھا کر میرے سامنے رکھتے جاتے ۔ اور خود بہت کم کھاتے۔ اور ریزہ ریزہ مونہہ میں ڈالتے رہتے۔ کھانے میں پلاؤ ۔ گوشت ۔ زردہ ۔ دال ۔ سبزی ہر قسم کی چیزیں ہوتی تھیں۔

۱۳ ۔ لباس ۔ کُرتہ بٹن والا ۔ سیدھا گریبان کھلے پائنچوں والا پاجامہ ۔ جوتی دیسی ساخت کی سُرخ کھال کی۔ پگڑی اکثر تسری سفید۔ کلاہ نہیں ہوتا تھا۔ کوٹ لمبا سادہ ۔ گرم ہو یا سرد۔

۱۴ ۔ نماز ۔ جماعت آپ نہ کراتے تھے ۔ ایک دفعہ عصر کی نماز میں نے بھی پڑھائی تھی۔ اور حضور نے میرے پیچھے نماز ادا فرمائی تھی اکثر اوقات میاں جان محمد صاحب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب یا حضرت مولوی نور الدین صاحب کرایا کرتے تھے۔ حضور نماز میں ہاتھ سینے پر باندھتے تھے ۔ رفع یدین نہ کرتے تھے ۔ آمین بھی آہستہ کہتے تھے ۔ کم از کم میں نے اونچی آواز میں کبھی نہیں سُنی۔ سنتیں گھر میں پڑھا کرتے ۔ سوائے اس کے کہ جب مسجد میں نماز سے پہلے یا بعد میں کوئی تقریر کرنی ہو۔

۱۵ ۔ حلیہ ۔ رنگ گندم گوں سُرخی مائل۔ ڈاڑھی لمبی گھنی ۔ سر کے بال لمبے کانوں تک قد متوسط ۔ چہرہ پر مسکراہٹ ۔ میں نے جب کبھی باہر سے دروازہ کھٹکھٹایا ۔ تو اکثر خود ننگے سر اُٹھ کر کھولا ۔ اور اگر کوئی خادم یا خادمہ قریب ہوتی ۔ تو اُسے فرماتے ۔ کہ دروازہ کھولدے ثواب ہوگا۔

۱۶ ۔ ایک دفعہ بٹالہ میں تار لے جانے کی ضرورت تھی ۔ فرمایا ۔ کوئی ہے ۔ جو وہاں جائے۔ دو آدمی تیار ہو گئے ۔ فرمایا ٹھہرو ۔ میں محصول لا دوں ۔ اس وقت خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہ موجود تھے ۔ انہوں نے کہا ۔ حضور اس وقت ہم دیدیتے ہیں ۔ ہمیں پھر دیدیا جائے ۔ فرمایا ۔ نہیں ۔ ہم اسی وقت لا دیتے ہیں ۔ چنانچہ سیڑھیوں سے اُتر کر نیچے گئے ۔ اور فیس لا کر دیدی۔

۱۷ ۔ ایک دفعہ میں دیر سے آیا ۔ تو فرمایا ۔ آپ دیر سے آئے ہیں ۔ میں نے کہا ۔ حضرت میری آنکھیں دُکھتی ہیں ۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کو بھی دکھائی ہیں اور ان کے رقعہ پر جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اور ڈاکٹر محمد حسین صاحب کو بھی دکھلائی ہیں ۔ انہوں نے کہا ہے ۔ کہ اغلباً موتیا اُترے گا ۔ اس پر حضور نے فرمایا ٹھہرو ۔ اور اسی وقت الحمد شریف پڑھ کر میری آنکھوں پر دم کیا ۔ اس پر وہ تکلیف بھی رفع ہو گئی ۔ اور پھر کبھی مجھے موتیا ۔ یا اور کوئی عارضہ نہیں ہوا ۔ البتہ اب تھوڑے عرصہ سے سخت اور مسلسل بیماری کے باعث نظر کمزور ہو گئی ہے (یہ جوانی کا واقعہ ہے اور بوقت روایت آپ کی عمر ۸۰ سال کے قریب تھی)

(۱۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام آم اکثر دریا پار سے اور خربوزے بیٹ سے خاص طور سے منگوایا کرتے تھے۔ اور مہمانوں کو کھلایا کرتے تھے۔ ٹوکرے میں سے چن چن کر مجھے آم دیتے۔ اور فرماتے میاں نبی بخش یہ بہت میٹھا ہوگا اسے کھاؤ۔ کئی آم دیتے مگر خود بہت کم کھاتے۔ میٹھے میٹھے خربوزوں کی قاشیں مجھے اپنے ہاتھ سے بنا کر دیتے

(۱۹) میرا بڑا لڑکا عبدالرحمن جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا ۱۹۰۷ء میں قادیان میں ہی فوت ہوگیا اس کی تشویشناک بیماری کی خبر سنکر میں آیا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب اس کا علاج فرما رہے تھے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس گیا۔ حضور نے اپنے پاس سے کچھ گولیاں دیں۔ کہ دودھ میں گھس کر دو مگر ابھی یہ گولیاں نہ کھائی تھیں۔ کہ وہ فوت ہوگیا۔ میں نے نعش کو فیض اللہ چک لے جانے کی اجازت طلب کی۔ جو دیدی گئی۔ دوسرے جمعہ پر میں جب قادیان آیا۔ تو مجھے دُور سے دیکھ کر فرمایا۔ میاں نبی بخش آجاؤ۔ اس وقت معزز آدمی حضور کے پاس بیٹھے تھے۔ لیکن حضور نے مجھ حقیر ناچیز کو اپنی دائیں جانب بٹھایا اور فرمایا میاں نبی بخش معلوم ہوتا ہے آپ نے بڑا صبر کیا ہے۔ پھر میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔ ہم نے آپ کے لئے بہت دعا کی ہے اور کریں گے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل دے گا۔

(۲۰) جب حضور جمعہ کے لئے تشریف لے جاتے۔ تو چونکہ حضور کے کپڑوں میں خوشبو لگی ہوئی تھی۔ میں نے پیچھے سے پکڑ کر کئی دفعہ حضور کی پگڑی کا شملہ چہرہ سے ملا۔ ایک دفعہ ذرا زور سے کھینچا۔ پر حضور نے مڑکر دیکھا لیکن قطعاً ناراض نہ ہوئے۔

(۲۱) حضور جو کتاب چھپواتے مجھے مفت بھیجدیتے

(۲۲) ایک دفعہ مسجد اقصٰے میں حضور نے کوئی تقریر کی۔ اور بڑے جوش سے فرمایا۔ کوئی ہے جو میری باتوں کا جواب دے۔ آریہ وغیرہ وہاں موجود تھے۔ لیکن کسی کو بولنے کی جرأت نہ ہوئی۔

مرتب کنندہ۔ خاکسار حبیب الرحمن اے۔ ڈی۔ آئی آف سکولز شجاع آباد ضلع ملتان

مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

غیر مبائعین سے مناظرہ

(۱) مولوی احمد یار صاحب نے میری باتوں کا تو کچھ جواب نہ دیا۔ البتہ اشتباہ پیدا کرنے کے لئے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے۔ رہ بات یہ ہے کہ جیسا کہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے۔ کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ مخاطبہ الہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے۔ اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔

اور کہا کہ مجدد صاحب سرہندی نے مکتوبات جلد دوم مکتوب ۵۱ میں کثرت مکالمہ مخاطبہ پانے والے کو محدث لکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے بدل کر محدث کی جگہ نبی لکھ دیا ہے۔ لہذا آپ کی نبوت محدثیت والی ہے۔ میں نے جواباً کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہرگز ایسی تحریف نہیں کی۔ اور اس صورت کو درست ماننے کی صورت میں آپ اپنے تئیں نبوت کے لئے مخصوص کیسے قرار دے سکتے تھے۔ بلکہ اس جگہ مکتوبات جلد اول مکتوب ۳۱۰ کا مفہوم آپ نے درج فرمایا ہے۔ مولوی دوست محمد صاحب کے مطالبہ پر میں نے انہیں مکتوبات کی جلد بھیجدی۔ انہوں نے حوالہ پڑھ کر صرف یہ کہہ دیا۔ کہ یہاں اور بات لکھی ہے۔ اب وہ اپنی روئداد میں لکھتے ہیں مگر اس کے جواب میں قادیانی مناظر نے مکتوبات جلد اول مکتوب ۳۱۰ کا حوالہ پیش کیا۔ جس میں مجدد صاحب نے لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنا غیب خواص رسولوں پر ظاہر کرتا ہے۔ کثرت مکالمہ مخاطبہ کا اس میں کوئی ذکر نہیں۔

مگر مولوی صاحب نے غور نہیں فرمایا کہ مجدد صاحب امت محمدیہ کے افراد خاصہ کو اسرار نہانی ملنے کے ذکر کے بعد یہ فرما رہے ہیں "چنانچہ بر علم غیب کہ مخصوص باوست سبحانہ تعالےٰ خلّص رسل را اطلاع مے بخشد۔ اس سیاق کلام سے صاف ظاہر ہے۔ کہ رسولوں کو جو علم غیب ملتا ہے۔ وہ بہرحال امت محمدیہ کے ان افراد خاصہ سے ضرور کثیر ہوگا

نیز جس آیت سے مجدد صاحب نے یہ مضمون لیا ہے۔ اس میں بھی کثرت ہی شرط ہے۔ چنانچہ آیت لا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول کو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ پر درج کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے یہ معنی لکھتے ہیں "خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا۔ جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو"

پس انبیاء کو جو غیب ملتا ہے۔ اس میں کثرت شرط ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیاق کلام نیز ماخذ عقیدہ ہذا کو ملحوظ رکھ کر ہی مجدد صاحب سرہندی کے قول کا یہ مفہوم تحریر فرمایا ہے کہ جس شخص کو بکثرت شرف مکالمہ مخاطبہ ہو۔ اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وُہ نبی کہلاتا ہے۔ مکتوبات جلد اول کا حوالہ پیش کرنے پر مولوی احمد یار صاحب نے الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک ڈائری ان الفاظ میں پیش کی۔ کہ مجدد صاحب لکھتے ہیں یہی خوابیں اور الہامات جو گاہ گاہ انسان کو ہوتے ہیں اگر کسی کو کثرت سے ہوں تو وہ محدث کہلاتا ہے۔ غرض یہ سب کچھ ہم نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں مفصل لکھ دیا ہے۔

مولوی احمد یار صاحب نے اسے پیش کر کے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجدد صاحب سرہندی کے اس قول کو صرف حقیقۃ الوحی میں درج کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ لہذا آپ کا دعوےٰ محض محدثیت کا ہے۔ اس کے جواب میں میں نے اس امر کی وضاحت کی۔ کہ ان معنوں کے لحاظ سے تو پھر اس ڈائری کا یہ آخری فقرہ "غرض یہ سب کچھ ہم نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں مفصل لکھ دیا ہے" غلط قرار پاتا ہے۔ کیونکہ حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجدد صاحب سرہندی کا یہ محدث والا قول نقل نہیں فرمایا۔ بلکہ وہ قول نقل فرمایا ہے جس میں مجدد صاحب سرہندی نے نبی کی خصوصیت بیان فرمائی ہے۔ مگر ہمارے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فقرہ بھی درست ہے کیونکہ حضور نے یہ فقرہ مجدد صاحب کے محدث والے قول کے متعلق نہیں فرمایا۔ بلکہ اوپر کی بحث کے متعلق فرمایا ہے۔ جس میں حضور نے عام خواب بینوں اور انبیا کی وحی میں امتیاز بتایا ہے۔ چونکہ اس کے متعلق حضور علیہ السلام حقیقۃ الوحی میں تفصیلی بحث فرما چکے تھے۔ اس لئے آپ نے فرمایا۔ یہ سب کچھ ہم نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں مفصل لکھ دیا ہے۔

تعجب ہے کہ اس توضیح کے بعد بھی پیغام صلح کے رپورٹر میری طرف یہ منسوب کر رہے ہیں۔ کہ میں نے اس ڈائری کو غلط قرار دیا۔

پس حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جگہ مجدد صاحب کا محدث والا قول صرف اس لئے نقل کیا ہے تا آپ یہ بتائیں کہ مجدد صاحب امت محمدیہ میں مکالمہ مخاطبہ الہیہ کے قائل ہیں۔ نہ اس لئے کہ آپ کا دعوےٰ محض محدثیت کا ہے۔

مندرجہ بالا ڈائری کے علاوہ مولوی احمد یار صاحب نے الحکم ۱۴ جولائی ۱۹۰۸ء سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اور ڈائری بھی ذیل کے الفاظ میں پیش کی۔ کہ "اصل میں ان (غیر احمدیوں) کی اور ہماری نزاع تو لفظی ہے۔ مکالمہ کا تو یہ لوگ بھی اقرار کرتے ہیں۔ مجدد صاحب بھی اس کے قائل ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ جن اولیا کو کثرت سے خدا کا مکالمہ مخاطبہ ہوتا ہے۔ وہ محدث اور نبی کہلاتے ہیں"

مولوی دوست محمد صاحب لکھتے ہیں میں نے اس حوالہ کو درست تسلیم کر کے اپنے اوپر اقبالی ڈگری لے لی۔ (پیغام صلح ۱۰ مارچ)

مگر پیغام صلح کے دوسرے نامہ نگار صاحب اسی کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ میں اسے غلط قرار دینے پر مصر رہا۔ (پیغام صلح ۷ اپریل)

اب دیکھئے ہر دو نامہ نگار کس طرح ایک دوسرے کے خلاف میری طرف ایک بات منسوب کر رہے ہیں۔ دوسرے نامہ نگار کا قول بالکل غلط ہے۔ اور مولوی دوست محمدؐ صاحب نے درست لکھا ہے۔ کہ میں نے اس حوالہ کو درست تسلیم کیا۔ مگر ان کی یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ کس طرح میں نے اسے درست تسلیم کر کے اپنے خلاف اقبالی ڈگری لے لی۔ اس حوالہ میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجدد صاحب سرہندی کے ہر دو قولوں کا جو مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۱۰ و مکتوب جلد دوم۔ مکتوب ۵۲ میں موجود ہیں خلاصہ مفہوم مدنظر رکھتے ہوئے محدث اور نبی کی مشترک تعریف کا ذکر فرمایا ہے۔ چونکہ ہر نبی ضرور محدث بھی ہوتا ہے۔ اس لئے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محدث اور نبی مانتا ہوں۔ مگر محدث بمعنی نبی نہیں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام حمامة البشریٰ صـ۸۱ پر نبی کو محدث کہنا جائز قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں جائز علی ھذا ان تقول النبی محدث علی وجہ الکمال لانہ جامع لجمیع الکمال علی الوجہ الاتم الابلغ بالفعل کہ اس بناء پر جائز ہے۔ کہ ہم کہیں نبی علی وجہ الکمال محدث ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ بالفعل اتم ابلغ طور پر تمام کمالات کا جامع ہوتا ہے پس چونکہ نبی کو محدث کہنا جائز ہے۔ اس لئے میں اس حوالہ کو درست تسلیم کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محدث اور نبی مانوں۔ تو یہ امر میرے خلاف ہرگز اقبالی ڈگری نہیں کہلا سکتا۔

ڈائریوں کے متعلق ایک اصول کا مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ جو یہ ہے کہ ڈائریوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں دیکھنا چاہیئے۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقة الوحی صـ۳۸ میں یہ اعلان فرماتے ہیں۔ کہ امتی نبی اس وقت تک صرف ایک شخص ہوا ہے جسے اسی کتاب کے صـ۱۰۱ پر آپ نے مسیح موعود قرار دیا ہے۔ جو آپ کا اپنا وجود ہے۔ اور حقیقة الوحی صـ۳۹۱ پر آپ نے اپنے سے پہلے تمام بزرگوں کو نبی کہلانے کا مستحق قرار نہیں دیا۔ اور وجہ اس کی یہ بتائی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی مصلحت نے انہیں مکالمہ مخاطبہ اور امور غیبیہ کی نعمت کے پورے طور پر پانے سے روک دیا۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محض اولیاء امت اور محدثین امت محمدیہ کے زمرہ میں کیسے شمار کیا جا سکتا ہے۔ یہ کیسے جائز ہے کہ مکالمہ مخاطبہ کاملہ پانے والے کو اس نعمت کے پورے طور پر نہ پانے والوں کے زمرہ میں ہی شمار کیا جائے۔ پس جب آپ کے اصل مرتبہ کے متعلق سوال ہو۔ تو میں حضور کے اپنے اعلان کے مطابق تیرہ سو سال میں صرف آپ کو ہی نبی کہلانے کا مستحق سمجھتا ہوں۔ اور محدثین کے زمرہ میں شمار نہیں کر سکتا۔ ہاں جس طرح ہر نبی محدث بھی ہوتا ہے۔ اور ولی بھی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حسب موقعہ اور محل محدث اور ولی بھی کہا جا سکتا ہے۔ مگر آپ کا اصل مرتبہ یہی ہے کہ آپ کامل ظلی نبی اور کامل امتی نبی ہیں۔ اور یہ مرتبہ آپ سے پہلے کسی فرد امت کو نہیں ملا۔ فتدبر۔

خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ

برطانی قوم کی شاندار قربانیاں اور عزم و استقلال

دنیا میں فتح و کامرانی کے لئے مادی سامانوں اور تیاریوں کی ضرورت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن صرف یہ چیزیں کافی نہیں۔ ان سے بدرجہا زیادہ اہم اور ضروری چیز قربانی و ایثار کی روح عزم و استقلال اور حصول مقصد کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات اور تکالیف کو حوصلہ مندی کے ساتھ برداشت کرنا ہے۔ جو شخص یا جو قوم دشمن کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے دل چھوڑ بیٹھے اور حوصلہ ہار دے۔ وہ بیشمار سامان اور ذخائر کی مالک ہونے کے باوجود شکست کھائے گی۔ نہایت ذلت آفریں شکست جو اسے آزادی کی نعمت سے محروم کر دے گی اور سچ تو یہ ہے کہ ایسی قوم آزادی کی نعمت سے بہرہ ور ہونے کی حقدار کبھی نہیں ہو سکتی۔

اس وقت دنیا میں محوری اور جمہوری طاقتوں میں خوفناک جنگ لڑی جا رہی ہے اس میں جمہوری طاقتوں بالخصوص برطانیہ کی عدم تیاری حد درجہ خدشہ آفریں رہی ہے۔ لیکن اس سے بدرجہا بڑھ کر حوصلہ افزا اور خوشکن شاندار قربانیوں کی وہ روح اور عزم و استقلال کا وہ مظاہرہ ہے۔ جو اس قوم نے نہایت نازک گھڑیوں میں پیش کیا ہے

اس اجمال کی تفاصیل کئی بار پریس میں آ چکی ہیں۔ لیکن ۲۴ اپریل کو لارڈ ہیور برک نے نیو پارک میں جو تقریر کی۔ وہ ترقی پذیر اقوام کے لئے بہت حد تک رہنمائی کا کام دینے والی ہے۔ اور اس لئے اس کے جستہ جستہ حصص درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ آپ نے کہا:۔

"برطانیہ کے لوگ بھاری قربانیاں کر رہے ہیں۔ انہوں نے عیش و تنعیش کے سب سامان ترک کر دیئے ہیں۔ سفید روٹی کے بجائے سیاہ روٹیاں کھائی جا رہی ہیں۔ انڈوں کا استعمال ترک کر دیا گیا ہے۔ سنگترے اور لیموں بھی ہمارے دستر خوان سے اٹھا دیئے گئے ہیں۔ اب انگلستان میں کوئی سیب باقی نہیں رہا۔ خوراک کے استعمال پر کئی پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔ انگلستان میں رہنے والوں نے اپنی شراب امریکیوں کو دیدی ہے۔ غلہ مصریوں کو۔ اور کھانڈ روسیوں کو۔ ریلوے انجن ایران کی جینٹ کر دیئے گئے ہیں۔ ریل کی پٹڑیاں ٹینک بنانے والے کارخانوں میں پگھلا دی گئی ہیں۔ ہمارے پارچات میں فیشن نمائی کی بو نہیں رہی۔ کہ آپ ہماری آستینوں پر بٹن بھی نہیں دیکھیں گے"

یہ تو ہے قربانیوں کا حال۔ اب عزم و استقلال کا کچھ حال سنئے۔ آپ نے کہا:۔

"پچھلے دو برس میں جتنی سخت لڑائیاں ہم نے لڑی ہیں۔ دنیا کی کسی اور قوم نے کبھی نہیں لڑیں۔ ابھی دو ہی برس ہوئے کہ ہمارا سب کچھ تباہ ہو گیا۔ ہم صرف سپاہیوں کو ہی بچا سکے ہم کو سب چیزیں نئے سرے سے تیار کرنا پڑیں۔ فوج کے کچھ حصہ کے سوا ہمارے پاس کوئی چیز باقی نہیں بچی تھی۔ ہمارے تمام ہتھیار کھو گئے۔ جہازوں پر ایک رائفل بھی باقی نہ تھی۔ ہزاروں توپیں چھن گئیں۔ پچاس ہزار لاریوں کا نقصان ہوا۔ تقریباً تمام جہاز اور ٹینک بھی چھن گئے۔ بہت سا قیمتی اور کارآمد خام مال بھی تباہ ہو گیا۔ سب سے بڑی تباہی بحری نقصانات نے کی ناروے اور ڈنکرک کی لڑائیوں میں ہمارے ۴۷ جنگی جہاز ڈوب گئے۔ اور جب فوجوں کو نکال لینے کا کام ختم ہو گیا۔ تو ہمارے تباہ کن جہازوں کا آدھا بیڑا بندرگاہوں میں زیر مرمت تھا۔ ابھی ہم ان معرکوں سے بچ کر نکلے ہی تھے۔ کہ برطانیہ کے لئے جنگ شروع ہو گئی۔ میں آپ کو بتا دوں۔ کہ جب یہ ہوائی لڑائی شروع ہوئی۔ تو ہمارے گودام میں صرف پانچ لڑاکے جہاز ریزرو ہیں۔"

اس کے بعد آپ نے اپنی موجودہ حالت کا ذکر کیا ہے۔ جو ہر لحاظ سے تسلی بخش ہے اور جو اس وقت ہمارے موضوع سے خارج ہے۔ ہم صرف یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے احباب کو ان باتوں سے سبق حاصل کرنا چاہیئے وہ سوچیں کہ کیا یہ باتیں اتنی اہم نہ تھیں۔ کہ ایک قوم کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیتیں۔ ان حالات میں جہاں تک سامانوں اور مادی

مجالس خدام الاحمدیہ کے بجٹ

مجلس خدام الاحمدیہ کے موجودہ سال کو شروع ہوئے تین ماہ ہو رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ تا حال مجالس بیرونی کی طرف سے سال رواں کے تشخیص بجٹ بہت کم مرکز میں موصول ہوئے ہیں۔ چنانچہ قائدین و زعماء کرام کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ از راہ کرم بغیر کسی مزید التواء کے جلد ہی اپنی اپنی مجالس کے بجٹ مرتب فرما کر مرکز میں ارسال فرمائیں۔

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے چندہ کی ادائیگی گو لازمی نہیں ہے۔ مگر خدام کو حسب توفیق اس میں حصہ ضرور لینا چاہیئے۔

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ذرائع کا تعلق تھا۔ کیا اس قوم کی شکست میں کوئی کسر باقی تھی۔ پھر آج تک برطانیہ کو کس چیز نے زندہ رکھا۔ یہ سوچنے کی بات ہے۔ اگر ان پیہم ضربات اور شدید نقصانات کے باوجود برطانیہ آج بھی دشمنوں کا سر کچلنے کے لئے میدان میں کھڑا ہے۔ اور گذشتہ دو سالوں کی نسبت ہزار ہا گنا زیادہ طاقتور ہے۔ تو اس کی وجہ وہی قربانی و ایثار کی روح ہے۔ جس کا ذکر لارڈ موصوف کی تقریر کے پہلے حصہ میں پایا جاتا ہے۔ یا وہ عزم و استقلال ہے۔ جو دوسرے میں بیان ہوا ہے۔ اور یہی وہ چیزیں ہیں۔ جو ہٹلر کے ٹینکوں۔ طیاروں اور دیگر جنگی سامانوں کو ایک نہ ایک دن پاش پاش کر کے اس کے طلسم کو توڑ دینگی۔ آسمان عالم پر سے ظلم و ستم کے بادل چھٹ جائیں گے۔ اور آزادی کا پرچم پھر دنیا پر لہرائیگا۔

جماعت احمدیہ بھی ایک جنگ میں مصروف ہے۔ اگرچہ اس کی نوعیت دیگر ہے۔ تاہم اس نے بھی دنیا کی فتح کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اور ہر قوم کو آستانہ الٰہی پر جھکانے کا عزم کر رکھا ہے اس لئے اس کے ہر فرد کو ان باتوں سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قربانی کی ایسی روح اور عزم و استقلال کی ایسی مثالیں ہی ہوتی ہیں۔ جو دنیا میں کسی قوم کو غالب کر سکتی ہیں۔ پھر جب کہ ایک قوم محض دنیا کی خاطر اور اپنے ملکی مفاد کی خاطر اپنی خوراک پر ایسی کڑی پابندیاں لگا سکتی ہے۔ اپنی غذا کے اہم اجزاء مثلاً انڈے اور فروٹ یک دم ترک کر سکتی ہے۔ تاکہ جو جہاز ان اشیاء کی برآمد میں مصروف ہیں، وہ بھی جنگی سرگرمیوں میں شریک ہو سکیں۔ لباس میں نمائش کی نمائش کو خیرباد کہہ سکتی ہے۔ تو ہم لوگ جو پہلے ہی بہت حد تک پُرتکلف زندگی کے عادی نہیں اور جو اپنے حالات کی وجہ سے بہت سی ایسی عادات سے پہلے ہی مبرا ہیں اگر دین کی خاطر اپنی خوراک و پوشاک پر کچھ اور پابندیاں عائد کر لیں۔ اور ان میں اس حد تک سادگی اختیار کر لیں کہ دین کے واسطے قربانی کے لئے ماحول پیدا ہو سکے۔ اور پھر حصول مقصد کی خاطر مسلسل اور پیہم قربانیاں کرتے جائیں۔ حتیٰ کہ عارضی اور ظاہری ناکامیاں اور نقصانات پر ہماری نظر بھی نہ پڑ سکے۔ تو یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ ہم یہ کر سکیں گے کہ جو بات ایک دنیادار قوم نے دنیا کی خاطر اختیار کی وہ ہم نے دین کیلئے کر لی۔ کیا عجیب بات ہے۔ اور پھر کس قدر ایمان افروز اور روح کو بالیدگی بخشنے والی کہ ۱۹۳۵ء میں اسلام کے دشمنوں کے مقابلہ کیلئے اپنے اندر اہلیت پیدا کرنے کیلئے ہمارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جو تحریک جاری فرمائی آج دنیا کے بہترین لیڈر اس پر عمل پیرا ہیں، اور اسی میں اپنی قوم کے لئے نجات کا راز مضمر سمجھتے ہیں۔ برطانیہ کا حال آپ سن چکے۔ مسٹر روزویلٹ نے ۲۷ر اپریل کو امریکن پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ ضروری ہے۔ کہ جنگی حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے اہل امریکہ اپنے اخراجات کو گھٹائیں۔ اور معیار زندگی کم کریں" (ملاپ ۲۹ر اپریل) پس ہمارے دوستوں کو زندہ اقوام کی ان مثالوں سے فائدہ اٹھا کر کامیابی کی منزل کے قریب پہنچنا چاہئیے۔

ڈیرہ دون میں ہندو مسلم اتحاد پر کامیاب جلسہ

۲۷ر مارچ ۱۹۴۲ء ڈیرہ دون میں ایک نہایت شاندار جلسہ میونسپل ٹاؤن ہال میں زیر صدارت جناب شری مہنت لکشمن نرائن داس جی منعقد ہوا۔ یہ ذکر کر دینا بے محل نہ ہوگا۔ کہ مہنت صاحب موصوف ڈیرہ دون میں نہایت امتیازی شان رکھتے ہیں۔ آپ گورو گوبند رائے صاحب کے گوردوارے کے موجودہ جانشین ہیں۔ اور ڈیرہ دون میں ایک وسیع رقبہ زمین و جائیداد کے مالک ہیں۔ عام زبان میں آپ کو ڈیرہ دون کا مالک کہا جاتا ہے آپ کی شان کسی چھوٹی ریاست کے راجہ سے کم نہیں۔ متعدد گھوڑوں۔ بگیوں اور موٹروں کے علاوہ آپکے پاس کئی ہاتھی بھی ہیں۔ ہماری طرف سے جب آپ سے صدارت کیلئے درخواست کی گئی۔ تو آپنے ہمارے اس قسم کے جلسے کی اغراض کو دیکھتے ہوئے نہایت پسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور نہ صرف کرسی صدارت پر بیٹھنے کی رضامندی ظاہر کی بلکہ اپنی طرف سے کافی تعداد اشتہارات کی چھپوا کر برائے تقسیم عنایت فرمائی۔ اگرچہ وقت کم تھا تاہم جلسے کا اعلان بذریعہ اشتہارات اور منادی تمام شہر میں کیا گیا۔ ٹاؤن ہال باوجود کافی وسیع ہونیکے وقت مقررہ سے پہلے ہی بھرنا شروع ہو گیا۔ اور جلسہ شروع ہونے پر بہت سے لوگوں کو باہر برآمدوں میں کھڑا ہونا پڑا۔ سب سے پہلے مولوی عبد المالک صاحب مبلغ یو۔ پی نے ہندو مسلم اتحاد پر نہایت پُرمعنی و دلچسپ تقریر کی اور بتلایا کہ ہندو مسلم اتحاد کیونکر ممکن ہو اور کس طرح آپس کی تفریق کی خلیج کو پُر کیا جا سکتا ہے! اسکے بعد مہاشہ محمد عمر صاحب نے نہایت ہی دلچسپ تقریر اسی موضوع پر فرمائی۔ آپ کی قابلیت اور سنسکرت زبان پر کامل عبور پر لوگ حیران و ششدر تھے۔ جب آپ ہندو کتب کے حوالہ جات اور منتر پڑھتے تو بعض ہندو بھی بے اختیارانہ طور پر ساتھ گانے لگ جاتے بعض لوگ جو جلسہ شروع ہو جانے کے بعد آئے مہاشہ صاحب کو ہندو پنڈت ہی سمجھتے رہے اور اُن کی غلط فہمی اس وقت دُور ہوئی جب آپ اسلام کا ذکر کرتے اور قرآن شریف کی آیات پڑھ کر اتحاد کے بارے میں اسلامی تعلیم پیش کرتے۔ غرضیکہ آپ کی تقریر بہت دلچسپی سے سنی گئی آپکے بعد جناب گیانی عباد اللہ صاحب نے اسی موضوع پر سکھ و ہندو دھرم کی کتب کی روشنی میں رُوح پرور تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر بھی پہلی دو تقاریر کی طرح نہایت عالمانہ تھی۔ اور لوگوں نے کمال دلچسپی اور توجہ سے سنی اور لوگوں نے اس بات کو سراہا۔ کہ جسطرح مہاشہ صاحب کو سنسکرت اور ہندو کتب پر عبور حاصل ہے۔ اسی طرح جناب گیانی صاحب کو گورمکھی اور سکھ دھرم کی کتب پر کمال حاصل ہے۔ آخر میں مہنت صاحب کی طرف سے ایک پنڈت جی نے ہمارے علماء کی قابلیت کی داد دی اور لوگوں سے کہا۔ کہ جسطرح باوجود مسلمان ہونیکے ان علماء نے سنسکرت و گورمکھی اور ہندو کتب کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ اسی طرح ہندوؤں کو بھی چاہیئے کہ عربی اور اسلامی کتب سے واقفیت حاصل کریں۔ اس طرح خدا کے فضل سے جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جماعت احمدیہ ڈیرہ دون

خدام و اطفال الاحمدیہ قادیان کی ورزشی کھیلوں کا مقابلہ

انسانی زندگی کا انحصار دل پر ہے اور دل خون سے قوت حاصل کرتا ہے۔ اور دیگر اعضائے جسم کا انحصار اس خون پر ہے جو وہ دل سے حاصل کرتے ہیں۔ جب دل ٹھیک ہو۔ تو سارا جسم ٹھیک ہوتا ہے۔ اور جب دل خراب ہو تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان فی الجسد مضغۃ اذا صلح صلح الجسد کلہ واذا فسد فسد الجسد کلہ۔ پس دل کے خون کی صفائی جسم کی صحت پر دال ہے تفصیلی طور پر جو عضو جتنا زیادہ خون دل سے حاصل کرنے کے قابل ہوتا ہے اتنا ہی وہ طاقتور بن جاتا ہے۔ ورزش جسمانی خون کے دوران کو صحیح حالت میں قائم رکھنے اور اس کی صفائی کیلئے بہت مفید ہے۔ اور وہ ورزش جس میں جسم کے ہر عضو کو حرکت دی جاتی ہو۔ وہ سارے جسم کو اس قابل بنا دیتی ہے۔ کہ ہر حصہ زیادہ سے زیادہ خون حاصل کرتا ہوا۔ تمام جسم کو بحیثیت مجموعی خوبصورت اور دیرپا بنا سکے۔ علاوہ ازیں ان ورزشوں کا اثر روحانی طور پر بھی خوشگوار ہوتا ہے۔ ایک صحت ور مومن احکام الٰہی کو کمزور جسم والے مومن سے زیادہ احسن طریق پر بجا لا سکتا ہے اس کو نماز باجماعت ادا کرنے کیلئے کسی خاص مجاہدہ کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ وہ شعائر اللہ کی حفاظت کے وقت ترجیح دیئے جانیکی وجہ سے خدا کے فضل کو جذب کرنے کے قابل بن سکتا ہے۔ وہ خطرہ کے وقت اپنے آپ کی حفاظت کے علاوہ اپنے ہمسایہ کی مدد کر کے ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ نے جس کو جماعت کے نوجوانوں کی ترقی کیلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قائم فرمایا ہے قادیان کے خدام کی صحت کو ترقی دینے کیلئے ورزش کا انتظام کر رکھا ہے۔ اس میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کیلئے مقابلے کرائے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں

یوم تبلیغ برائے غیر مسلمین

۲۴ر مئی ۱۹۴۲ء بروز اتوار یوم تبلیغ برائے غیر مذاہب کیلئے میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے حسب ذیل ٹریکٹ تیار کئے ہیں۔

تبلیغ اسلام۔ اس میں غیر مذاہب۔ ہندو سکھ۔ آریہ اور مسیحی صاحبان کیواسطے خصوصیت کے ساتھ نہایت اچھے تبلیغی مضامین درج ہیں۔

شفاء الامراض:۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے قلم مبارک کے لکھے ہوئے الہامات ربانی اور نشانات احیاء الموتیٰ پر وہ معجزات درج کئے گئے ہیں۔ کہ جو مریض لاعلاج سمجھے گئے۔ مگر حضور پُرنور کی دعاؤں سے صحت یاب ہوئے۔ ہر دو ٹریکٹ مفید ہیں۔ باوجود گرانی کاغذ قیمت نہایت ارزاں رکھی گئی ہے یعنی فی ٹریکٹ ۱ر اور عشرہ کے ۲۰ رسالے۔ نہایت عمدہ لکھائی چھپائی ہو

۳۰ شہادت - یکم - ۲ ہجرت کو چند کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ اوّل و دوم رہنے والوں کو جن کے نام نیچے درج ہیں انعامات دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے یہ انعامات مبارک فرمائے۔ خاکسار غلام حسین مہتمم صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مقابلہ	خدام الاحمدیہ		اطفال الاحمدیہ	
۱ - ۱۰۰ گز دوڑ	عبدالقادر دارالفتوح	ناصر احمد بورڈنگ تحریک جدید	مصلح الدین بورڈنگ تحریک جدید	طاہر محمود دارالعلوم
۲ ایک میل دوڑ خدام ½ میل ″ اطفال	عبدالقادر دارالفتوح	ناصر احمد بورڈنگ تحریک جدید	مصلح الدین بورڈنگ تحریک جدید	احمد بخش دارالشیوخ
۳ اونچی چھلانگ	عبدالستار دارالرحمت	مصلح الدین مدرسہ احمدیہ	مصلح الدین بورڈنگ تحریک جدید	عبداللطیف دارالفتوح
۴ - لمبی چھلانگ	عبدالستار دارالرحمت	مصلح الدین مدرسہ احمدیہ	مظفر احمد دارالفضل	مصلح الدین بورڈنگ تحریک جدید
۵ - پیغام رسانی	دارالرحمت ٹیم	دارالفتوح ٹیم	دارالفتوح ٹیم	دارالعلوم ٹیم
۶ - گولہ پھینکنا خدام ۱۶ پونڈ اطفال ۸ پونڈ	راجہ عبدالقدیر دارالبرکات	ملک محمد حسین دارالبرکات	مصلح الدین بورڈنگ تحریک جدید	یعقوب اللہ بورڈنگ تحریک جدید
۷ - مینڈھے کی لڑائی	عبدالسلام دارالفضل	مصلح الدین مدرسہ احمدیہ	مصلح الدین بورڈنگ تحریک جدید	منیر احمد دارالفضل
۸ - کلائی پکڑنا	فضل الٰہی دارالفضل	ناصر احمد دارالعلوم	احمد بخش دارالشیوخ	عبدالسلام دارالفضل
۹ - اونچی آواز	×		بشیر احمد گجراتی تحریک جدید	کرامت احمد دارالفضل
۱۰ - مشاہدہ و معائنہ	محمد اسحاق ساقی جامعہ احمدیہ	مصلح الدین مدرسہ احمدیہ	نور الحق	محمد مبارک
۱۱ - تیرنا غوطہ	ناصر احمد بورڈنگ تحریک	طاہر محمود دارالعلوم	احمد بخش دارالشیوخ	بشیر احمد میر بورڈنگ تحریک
۱۲ - تیرنا - ایک لمبائی تالاب	بشیر احمد	طاہر محمود دارالعلوم	مصلح الدین بورڈنگ تحریک	مطیع اللہ دارالرحمت
۱۳ - تیرنا خدام چھ اور اطفال چار لمبائی	طاہر محمود دارالعلوم	مرزا وسیم احمد مسجد مبارک	مصلح الدین بورڈنگ تحریک	یعقوب اللہ بورڈنگ تحریک

مقابلہ	خدام الاحمدیہ	اطفال الاحمدیہ
۱۴ - جھنڈا اُٹھانا	×	۱۳۵ - اطفال [illegible] قادیان [illegible]
۱۵ - رسہ کشی	اوّل [illegible] دوم [illegible]	اوّل [illegible] دوم [illegible]
۱۶ - [illegible]	اوّل [illegible] دارالرحمت	×

وی پی وصول فرمالیں!

ہم نے گذشتہ اعلانات کے مطابق وی۔پی ارسال کر دیئے ہیں۔ احباب کو اس وقت تک اُن مشکلات کا جو کاغذ کی گرانی اور نایابی کے سلسلہ میں ہمیں پیش آرہی ہیں بخوبی احساس ہوگیا ہوگا۔ لہٰذا امید ہے۔ کہ تمام احباب وی۔پی وصول فرما کر ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ اور کوئی دوست بھی ایسا نہ ہوگا۔ جو وی۔پی واپس کر کے دفتر کی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہو۔ جو احباب وی۔پی رکوا کر "الفضل" کا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا محاسب بھیجنے کا وعدہ فرما چکے ہیں۔ وہ براہ مہربانی بہت جلد رقم ارسال فرمادیں۔

منیجر "الفضل"

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان ضلع گورداسپور کو یاد رکھیئے

اس دواخانہ سے علاوہ اکسیروں اور تریاقوں کے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے نسخہ جات اور پرانے اطباء کے مشہور نسخہ جات تیار شدہ مل سکتے ہیں۔ اور تیار کرائے جا سکتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ شفاکن ملیریا کا بہترین علاج ہے

اب کونین استعمال کر کے تکلیف اُٹھانے کی ضرورت نہیں قیمت مقصد فی ڈبیہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سیکشن پانی پت (جو شامل نہیں) تا گوہانہ کا بند کیا جانا

پانی پت (جو شامل نہیں) اور گوہانہ کے درمیان ریلوے لائن ۳۱ رمئی ۱۹۴۲ء کو آخری طور پر بند کر دی جائیگی اور ٹریفک کا بکنگ مندرجہ ذیل طریق سے روکا جائیگا۔

- ہر قسم کا ٹریفک بیرونی ریلویز کے لئے } ۲۴ رمئی ۱۹۴۲ء سے
- لوکل گڈس ٹریفک کا بکنگ اسی سیکشن کے سٹیشنوں تک } ″ ″
- گڈس ٹریفک کا بکنگ اسی سیکشن کے سٹیشنوں سے } ۳۰ رمئی ۱۹۴۲ء سے
- لوکل پسنجر اور دیگر کوچنگ ٹریفک کا بکنگ اسی سیکشن کے سٹیشنوں تک } ۲۸ رمئی ۴۲ء سے
- پسنجر اور دیگر کوچنگ ٹریفک اسی سیکشن کے سٹیشنوں سے } ۳۰ رمئی ۴۲ء سے

عوام کو یہ اطلاع بھی دی جاتی ہے کہ ۳۱ رمئی ۱۹۴۲ء کو اور اس تاریخ سے ۳۴۷ ۔ اپ، ۳۴۹ اپ، ۳۴۸ ڈاؤن اور ۳۵۰ ڈاؤن گاڑیاں گوہانہ اور پانی پت کے درمیان نہیں چلینگی۔ پانی پت اور جیند کے درمیان ٹرین سروس میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوگی۔

جنرل منیجر لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

عوام کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یکم مئی ۱۹۴۲ء سے ڈلہوزی کو ریل اور سڑک کے مشترکہ واپسی ٹکٹ جو تاریخ اجراء سے چھ ماہ کیلئے یا ۳۰ رنومبر تک (جو تاریخ بھی پہلے آجائے) نارتھ ویسٹرن ریلوے کے مندرجہ ذیل سٹیشنوں سے براہ پٹھانکوٹ جاری کئے جاتے ہیں۔ انبالہ چھاؤنی ۔ امرتسر۔ فیروزپور چھاؤنی جالندھر چھاؤنی۔ کراچی چھاؤنی۔ لاہور اور ملتان چھاؤنی مزید تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے حاصل کی جاسکتی ہیں

جنرل منیجر لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

"وی" برائے وکٹری (فتح)

اگر عوام نے اپنے غیر ضروری سفر جاری رکھے۔ تو پنجاب کی تمام اقتصادی زندگی دگرگوں ہو جائیگی

اپ نہایت ہی اشد ضرورت کے سفر پیش نظر کریں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ ۳ مئی۔ یہاں کے سرکاری حلقوں کی رائے ہے۔ کہ برما میں اتحادی فوجوں کی حالت تشویشناک ہے۔ جاپانی غالباً مانڈلے کے علاقہ میں انہیں علیحدہ کر دینے کی کوشش کریں گے۔ لیکن یہ یقینی نہیں۔ کہ وہ کامیاب بھی ہو جائیں۔ بھامو کے علاقہ میں دائیں جانب جو جاپانی فوج ہے۔ وہ غالباً ایراوتی کو پار کر کے شرقی بازو کو جانے کی کوشش کریگی تا اتحادی فوجوں کو گھیرے میں لے لے۔ یہ امر بعید نہیں۔ کہ جنوب میں چینی فوجوں کو شکست ہوگی۔ برطانی اور ہندوستانی فوجوں میں تا حال رابطہ قائم ہے۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ٹانگی پر ابھی تک چینی فوجیں ہی قابض ہیں۔ آج امریکن والنٹیروں کے ہوائی جہازوں نے لاشیو پر بم باری کی۔

واشنگٹن۔ ۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ بعض رسمی کارروائیوں کی تکمیل کے بعد عراق کو ادھار و پٹہ کے قانون کے ماتحت امداد ملنی شروع ہو جائے گی۔ ایران نے چونکہ امریکہ کے شرائط کو پورا کر دیا ہے۔ اس لئے اُسے سامان ملنا شروع ہو گیا ہے۔

دہلی۔ ۳ مئی۔ ہندوستان میں امریکہ کی جو بحری اور بری افواج آئی ہیں۔ ان کے کمانڈر انچیف نے اہل امریکہ کے نام ایک براڈکاسٹ میں کہا۔ کہ امریکن طیاروں نے دشمن کے بحری جہازوں پر جو برما اور ہندوستان کے لئے خطرہ کا موجب ہو رہے تھے کامیاب حملے کئے ہیں۔ نیز دشمن کی اہم بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ آپ کے سپاہی یہاں ہر طرح خوش ہیں۔ اور یہاں اختلاف رائے کا کوئی سوال نہیں۔ مجھے جنرل ویول کا کامل اعتماد حاصل ہے۔

کینبرا۔ ۳ مئی۔ آسٹریلیا کے وزیر سپلائی نے اہل ملک کے نام ایک براڈکاسٹ میں کہا۔ کہ حکومت ملک میں اشیائے خوردنی کے ذخائر کی فہرستیں تیار کرا رہی ہے۔ اور عنقریب خوراک کا راشن کر دیا جائے گا۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ اپنے باغیچوں میں سبزیاں کاشت کریں۔

نیویارک۔ ۳ مئی۔ امریکن حکام کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آج پہلی مرتبہ آئس لینڈ پر ہوائی جنگ ہوئی ایک آزاد ناروی طیارہ نے ایک جرمن بم بار پر حملہ کیا۔ اور اسے زخمی کر دیا۔ تاہم وہ بچکر نکل گیا۔

انقرہ۔ ۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن سفیر مقیم انقرہ نے جرمنی سے واپس آکر ترکی کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ اور کہا۔ کہ ہٹلر اس بات کا یقین حاصل کرنا چاہتا ہے۔ کہ جہاں تک بلغاریہ کا تعلق ہے۔ ترکی پہلے کی طرح اپنی غیر جانبداری کی پالیسی کو برقرار رکھے گا۔

واشنگٹن۔ ۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جنوبی بحرالکاہل میں اتحادی افواج کی کمان کی تنظیم نیز آسٹریلیا کی حفاظت اور اسے جاپان کے خلاف جارحانہ حملوں کے لئے اڈہ بنانے کے متعلق تمام تیاری مکمل ہو گئی ہے۔ فوجی نقطۂ نگاہ سے اس وقت چین اور ہندوستان کی حفاظت ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور جنگی کونسل میں ایک ہندوستانی نمائندہ کے لئے جانے کا سوال بھی زیر غور ہے۔

برلن۔ ۳ مئی۔ مقامی اخبار لکھ رہے ہیں۔ کہ موسیو لاوال نے امریکن سفیر کو یہ اطلاع دے دی ہے۔ کہ فرانس امریکہ سے تعلقات منقطع کرنے میں ابتداء نہیں کریگا۔ نیز کہا میں ہمیشہ سے اس بات کا حامی ہوں۔ کہ امریکہ کے ساتھ یورپ کا تعاون ہونا ضروری ہے۔

لنڈن۔ ۳ مئی۔ جن ملکوں پر جرمنوں کا قبضہ ہے۔ وہاں سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جرمن روس پر بڑے حملہ کی تیاریاں بڑے زور شور سے کر رہے ہیں۔ نازی حکام اس کوشش میں ہیں۔ کہ مقبوضہ ممالک بھی اس حملہ میں ان کی زیادہ سے زیادہ مدد کریں۔ اٹلی، رومانیہ اور ہنگری پر زیادہ سے زیادہ فوجیں بھیجنے کے لئے بہت زور دیا جا رہا ہے۔

لنڈن۔ ۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن جنرل رومیل کو لیبیا میں بھاری مقدار میں سامان جنگ اور سامان رسد وغیرہ پہنچ گیا ہے۔ اگرچہ بحیرہ روم میں برطانی آب دوزیں دشمن کے جہازوں کا سخت نقصان کر رہی ہیں۔

ماسکو۔ ۳ مئی۔ سوویٹ ہائی کمانڈ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ کل روسی محاذ پر کوئی قابلِ ذکر واقعہ نہیں ہوا۔ ۲۳ مارچ سے ۲۲ اپریل تک دشمن کے ۱۰۱۸ ہوائی جہاز تباہ کئے گئے ہیں۔ اس عرصہ میں ہمارے صرف ۳۹۱ جہاز برباد ہوئے۔ جرمنی کے روس پر حملہ کے وقت سے اب تک اس کے پندرہ ہزار ہوائی جہاز برباد ہو چکے ہیں۔

سڈنی۔ ۳ مئی۔ نیوگنی میں ایک جاپانی اڈے پر آسٹریلین ہوائی جہازوں نے اچانک حملہ کر کے تیس ہوائی جہاز برباد کر ڈالے۔ جو ایک آسٹریلین بندرگاہ پر حملہ کی تیاریاں کر رہے تھے۔

واشنگٹن۔ ۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ نے آزاد فرانسیسی جنرل ڈیگال کو یہ واضح کر دیا ہے۔ کہ فتح حاصل ہونے کے بعد فرانسیسیوں کو اجازت دی جائے گی۔ کہ وہ جس قسم کی گورنمنٹ چاہیں قائم کر لیں۔

لنڈن۔ ۳ مئی۔ مقبوضہ فرانس میں مزید ۵۵ فرانسیسیوں کو گولی مار دی گئی ہے یہ بدنصیب بعض جرمن سپاہیوں کے قتل کے سلسلہ میں بطور یرغمال رکھے گئے تھے۔

لنڈن۔ ۳ مئی۔ انگلستان میں سب سے بڑی فوجی مشق آج ختم ہو گئی مشق کے دوران میں دس ہزار پیراشوٹ وکٹوریہ سٹیشن اور قصر بکنگھم کے پاس اتارے گئے۔ مشق کامیاب رہی۔

جوہنسبرگ۔ ۳ مئی۔ جنرل سمٹس وزیر اعظم جنوبی افریقہ نے اہلِ ملک کے نام ایک براڈکاسٹ میں کہا۔ کہ ممکن ہے، جاپانی جنوبی افریقہ پر بھی حملہ کی کوشش کریں۔ اس لئے ملک کی دفاعی حالت کو مضبوط کرنے میں ہر شخص کو ہاتھ بٹانا چاہیئے

لنڈن۔ ۳ مئی۔ لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ جرمن جاپان پر بہت زور دے رہا ہے۔ کہ وہ سائبیریا پر حملہ کر دے۔ اور کہا جاتا ہے کہ سائبیریا کی سرحدوں پر جاپانی افواج کا اجتماع بھی شروع کر دیا گیا ہے۔

دہلی۔ ۳ مئی۔ چینی مسلمانوں کے نمائندہ مسٹر عثمان نے مسٹر جناح کو تار دیا ہے۔ کہ وہ انہیں ملنے کے لئے بمبئی آ رہے ہیں۔ آپ جنرل عمر بائی چنگ شی (ڈپٹی چیف آف جنرل سٹاف چین) کی طرف سے مسٹر جناح کے نام کوئی خاص پیغام لائے ہیں۔

ناگپور۔ ۳ مئی۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ کے استعفٰی کے متعلق گاندھی جی نے ایک بیان میں کہا کہ صرف مستقبل ہی بتا سکتا ہے کہ ان کے اس اقدام میں کیا حکمت ہے۔

ماسکو۔ ۳ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ لینن گراڈ کے محاذ پر روسیوں کو خاص کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ صرف ایک دن میں یہاں ڈیڑھ ہزار جرمن مارے گئے۔ اور ان کے سامان جنگ کا بہت بڑا حصہ تباہ کر دیا گیا

قاہرہ۔ ۳ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چند ایک جرمن دستوں نے لیبیا میں آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ مگر اتحادی فوجوں نے انہیں پسپا کر دیا۔

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی)